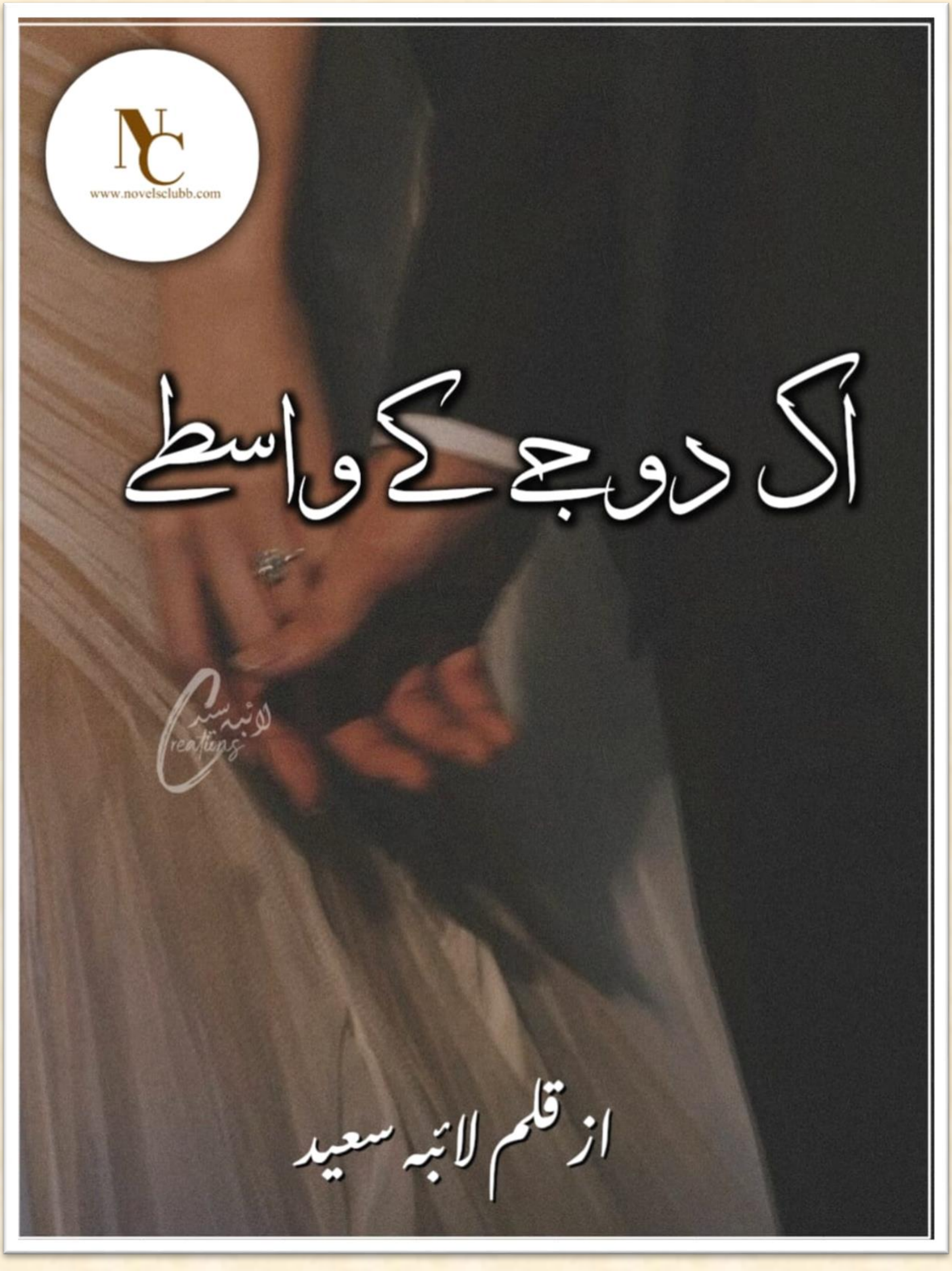
www.novelsclubb.com
اک دوجے کے واسطے
از قلم لائبہ سعید

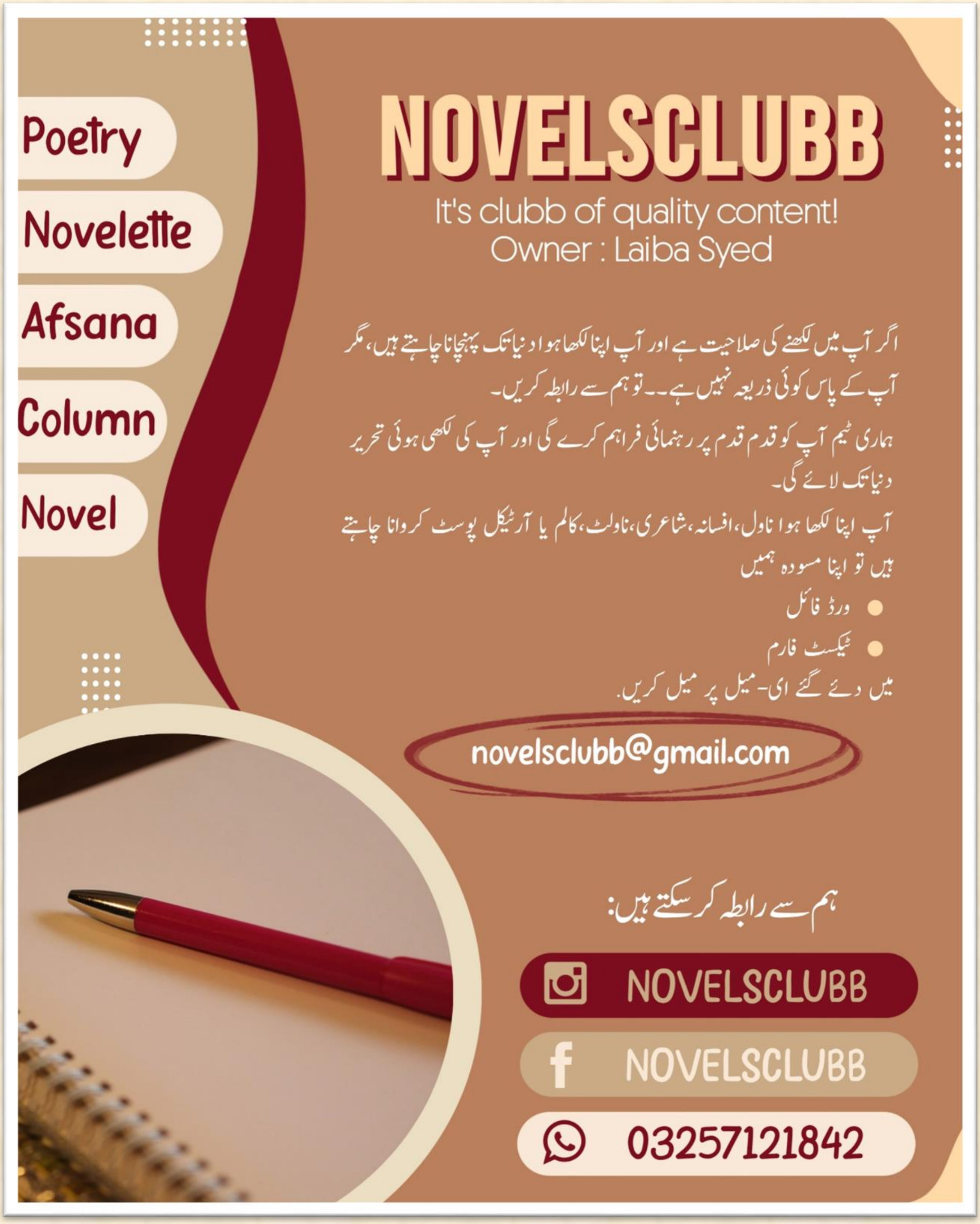
Poetry
Novelette
Afsana
Column
Novel
NOVELSCLUBB
It's clubb of quality content!
Owner : Laiba Syed
اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔
ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔
آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں
ورڈ فائل
ٹیکسٹ فارم
میں دئے گئے ای-میل پر میل کریں.
novelsclubb@gmail.com
ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں:
NOVELSCLUBB
NOVELSCLUBB
03257121842

اک دوجے کے واسطے

از قلم

لائبہ سعید

Clubb of Quality Content!

ناول "اک دوجے کے واسطے" کے تمام جملہ حق لکھاری "لائبہ سعید" کے نام محفوظ ہیں۔ کہانی کا کوئی بھی
حصہ کسی بھی صورت میں کسی دوسرے پلیٹ فارم یا سوشل میڈیا پر پوسٹ کرنے سے پہلے لکھاری کی
اجازت درکار ہو گی۔ "ناولز کلب" کا پی ڈی ایف بغیر اجازت پوسٹ کرنا منع ہے، بغیر اجازت کہانی/پی ڈی
ایف کا استعمال کرنے والوں پر سخت کاروائی کی جا سکتی ہے۔ اس کہانی اور اس میں موجود کردار محض تصوراتی
ہیں۔ کسی بھی حقیقی کہانی یا انسان سے ان کا کوئی واسطہ نہیں ہے۔ کسی بھی طرح کی مشابہت کو اتفاق سمجھا
جائے۔

شیرین، شہرام، تیمور اور ضیاء صاحب سب ناشتا کر رہے تھے ماحول میں موجود خاموشی کو شیرین بیگم کی آواز نے توڑا تھا۔

شہرام کل تم آفس سے جلدی آجانا اگر ہو سکے تو کل آفس جانا ہی مت۔ شیرین نے ضیاء صاحب کے کپ میں چائے ڈالتے ہوئے کہا۔

اس سے پہلے کے کوئی جواب شہرام دیتا ضیاء صاحب کی آواز گونجی۔

اور آفس نہ جانے کی کوئی خاص وجہ؟

آفریدی ہاؤس جانا ہے۔ شیرین بیگم نے بتایا۔

وہ آپ تیمور کے ساتھ بھی جا سکتی ہے یا میں لے جاؤ گا۔ شہرام کو آفس سے آف کرنے کی ضرورت نہیں ہے اس نے ابھی جوائن کیا ہے اُسکے کام کے لیے یہ اچھا نہیں ہے۔ ضیاء صاحب نے کہا۔

لیکن جس مقصد کے لیے میں جانا چاہا رہی ہوں اُسکے لیے شہرام کا جانا بھی ضروری ہے۔

اب کی بار ضیاء صاحب کو سمجھ نہیں آئی کے کس بارے میں بات ہو رہی ہے

نالز کلب
Club of Quality Content!

اور مقصد کیا ہے مجھے بھی پتہ چلے۔

شہرام اور حریم کا رشتہ۔ شیرین بیگم نے بتایا۔

تیمور اور شہرام خاموشی سے ساری گفتگو سن رہے تھے۔ اور ساتھ ساتھ ناشتے سے انصاف کر رہے تھے۔

اور مجھے کیوں نہیں پتہ اس بارے میں۔ ضیاء صاحب نے اب ذرا برہمی سے پوچھا۔

میں نے آپکو بتایا تھا میں ایسا چاہتی ہو اور میں بھائی اور بھابھی سے بات بھی کروگی۔ شیرین بیگم نے ضیاء صاحب کو وضاحت دیتے ہوئے کہا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

ہاں لیکن آپ اتنی جلدی بات کرنے کا ارادہ رکھتی ہے یہ نہیں بتایا تھا۔ اور وہ بھی کل بات کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔

تو اس سے آپکو عتراض کس بات سے ہے۔ شیرین بیگم نے پوچھا۔

مجھے عتراض اس بات سے ہے کے یہ سب ابھی جلدی ہے ابھی ہمیں واپس آئے دن ہی کتنے ہوئے ہیں اور پھر ابھی شہرام نے بزنس سنبھالا ہے اسکی ساری توجہ صرف اس طرف رہنے دیں۔

شادی کرنے سے آپکے اور شہرام کے بزنس میں کوئی رکاوٹ نہیں آنی نہ ہی کوئی فرق پڑ جانا ہے۔

بات رکاوٹ کی نہیں ہے بات توجہ کی ہے۔

اور ویسے بھی جو کچھ سال پہلے ہوا ہے میں نہیں چاہتا وہ واپس سے ہو۔ کیونکہ تمھارے دونوں بھائیوں کے ساتھ میرے ذاتی تعلقات کے ساتھ ساتھ کاروباری تعلقات بھی ہیں جو میں کسی بھی ذاتی وجہ سے خراب نہیں کرنا چاہتا۔

اسلئے ابھی کچھ عرصہ صبر سے کام لو نہ وہ بچی کئی جا رہی ہے اور نہ ہی آپکا یہ سبوت تو کافی وقت پڑا ہے اسکی شادی کرنے کے لیے۔

اور اگر اس کارشا کئی اور کر دیا بھائی نے شیرین بیگم نے ایک آخری کوشش کے تحت یہ بات کی ورنہ وہ یہ تو سمجھ چکی تھی کے کل وہ جس مقصد کے لیے جانا چاہتی تھی آفریدی ہاؤس وہ پورا نہیں ہو سکتا۔

تو یہ پھر آپکے بیٹے کی بعد قسمتی ہے۔ ضیاء صاحب نے ٹیبل سے اٹھتے ہوئے کہا۔

بہت افسوس ہوا بھائی مجھے تو لگا تھا واپس جانے سے پہلے آپکے شادی نہ سہی بات پکی کی مٹھائی تو کھا کے جاؤ گا۔ تیمور نے ضیاء صاحب کے جانے کے بعد شہرام کو تنگ کرتے ہوئے کہا

لیکن آئے یہ ظالم سماج۔۔۔ تیمور نے ایک بار پھر تنگ کیا۔

سماج ہوتا تو بیٹا نبٹ لیتا یہاں تو اپنے والد صاحب ہی خوشیوں کی رکاوٹ بن گئے ہے۔ شہرام نے اُداسی سے کہا۔

ہاں تو اور لگائے رٹ بزنس بزنس کی لے گیا نہ یہ بزنس آپکو خسارے میں۔ تیمور نے ایک بار پھر دکھتی رگ کو چھیڑا۔

Clubb of Quality Content

خسارہ کیسا شہرام نے پوچھا۔

بھائی دیکھے میری نہ ہونے والی بھابھی یا ایسے کہہ لے کے شاید کچھ سالوں میں ہونے والی بھابی ایک پیاری لڑکی ہے اُسکے ساتھ ساتھ تمیز دار اور انتہا کی سلجھی ہوئی لڑکی ہے جو آجّ کل ہر آنٹی کی تلاش ہوتی ہے۔ تو سوچے کے کسی آنٹی کی نظر پر گئی میری پیاری کزن پر تو میرے

پیارے بھائی کے ارمانوں کا کیا بنے گا۔مجھے دکھ ہو رہا ہے آپ کے لیے۔ تیمور نے زخموں پر نمک چھڑکنے سے بعض نہیں آ رہا تھا۔

تیمور چپ کر کے ناشتہ کرو۔ شیرین بیگم کی آواز پر تیمور چپ ہو گیا تھا لیکن شہرام کو گہری خاموشی میں ڈھال گیا تھا۔

تیمور تم مجھے کچھ دیر میں آفریدی ہاؤس لے جانا۔ شیرین بیگم نے کہا۔

اور وہ کیوں آپ نے تو کل نہیں جانا تھا۔

تیمور کے پوچھنے پر شیرین بیگم بھڑک گئی تھی۔

کیوں اب تمھیں بھی اپنے باپ کی طرح میرا میرے بھائیوں کے گھر جانے پر مثلا ہے۔

اللہ کا واسطہ ہے ممی مجھے کیوں کوئی مثلا ہو گا میں لے جاؤ گا میں نے غلطی کر دی شیر کے منہ میں ہاتھ ڈال کے۔ آخری بات تیمور نے بس سوچی تھی انکو لفظوں کا رنگ نہیں دیا تھا۔

ممی میں لے جاؤ گا آپکو شہرام نے کہا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

نہیں تم تو رہنے ہی دو پھر تمہارا باپ کئے گا میری وجہ سے تم لوگوں کے بزنس کو نقصان ہوا ہے۔

ممی اجّ آف ہے میرا۔ شہرام نے بتایا۔

تیار رہیے گا میں خود لے کر جاؤ گا اپ کو۔

حریم گل ُکے کمرے میں آئی جو پورا تاریکی میں ڈوبا ہوا تھا۔ حریم نے ہاتھ بڑھا کے کمرے کی لائٹس ان کی۔ حریم کی نظر سامنے بیڈ پر موجود گل ُپر پڑی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

پھو پھو حریم نے ایک آواز دی کوئی جواب نہیں حریم نے اپنا عمل دوڑایا پھر آواز دی لیکن کوئی بھی جواب نہیں آیا۔ حریم کو لگا گل ُسو رہی ہے تو واپس پلٹنے لگی کے کمرے میں سسکی کی آواز گونجی۔ حریم کو حیرت ہوئی اور اور تیز تیز قدم لیتے ہوئے بیڈ تک ائی۔

پھو پھو مجھے پتہ ہے آپ جاگ رہی ہے۔ اور رو بھی رہی ہیں۔ پلیز اٹھے مجھے بتایئے کیا ہوا ہے کسی نے آپکو کچھ کہا ہے۔ حریم کے اتنی سوالوں کے جواب میں بھی ہی جواب نہیں ملا۔

حریم بیڈ کے پاس نیچے زمین پر بیٹھی اور گلِ کے چہرے سے چادر ہٹائی تو گلُ نے ایک جھٹکے سے اٹھ کے حریم کو گلے لگایا۔

حریم کچھ دیر خاموش رہی اور اور گلُ کو ساتھ لگائی رکھا۔ پھر جب گلُ کی حالت کچھ بہتر ہوئی یوں حریم آرام سے پیچھے ہوئی۔

اب بتایئے مجھے کیا ہوا ہے؟ کسی نے کچھ کہا ہی کیا؟ حریم نے دوبارہ سے اپنے سوال دورائے۔

نہیں۔ایک لفظی جواب آیا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

گلِ بی جب ہم سے کسی کو کسی بھی قسم کی پریشانی ہوتی ہے تو آپ وہ واحد انسان ہوتی ہے جو سامنے والے انسان کے لیے مرہم کا کام کرتی ہیں۔ سب کی پریشانی کو اپنا سمجھاتی ہے تو جب اب آپکو کوئی مثلا ہے یا کوئی پریشانی ہے تو آپ کو کیا لگتا ہے ہم آپکو اس حالت میں اکیلا چھوڑ دے گے۔

کچھ نہیں ہوا حریم میں ٹھیک ہو بس تھوڑی سی طبیعت خراب ہے اور کوئی وجہ نہیں ہے۔ گلِ نے حریم کو مطمئین کرنے کے لئے کہا۔

آپ کو کیا میں واقعی اتنی بیوقوف لگتی ہوں کے آپ مجھے یہ بچوں والے بہانے بتائے گی اور میں مان جاؤں گی۔ ابھی گلِ جواب دیتی اس سے پہلے ہی حریم کی نظر بیڈ پر گلِ کے ساتھ پڑی تصویر پر پڑی۔

مجھے پہلے ہی سمجھ جانا چاہیئے تھا آپکی ایسی حالت کا ذمے دار کون ہو سکتا ہے۔ حریم کو اب تعیش ائی تھی۔

جیسے آپ یاد رکھے ہوئی ہے اسکو تو شاید آپکے بارے میں علم بھی نہیں ہے اور اگر علم ہے تو آپ یہ کیوں نہیں سمجھتی کے وہ آپ کو بھلا بیٹھا ہے اور آپ ہے اُسکی یاد میں خود کو تکلیف دے رہی ہیں۔

میں ایک بار ملنا چاہتی ہو حریم اس سے۔ گلِ نے اس سارے وقت میں پہلا مکمل جملہ بولا تھا۔

کیا کرے گی مل کر پھوپھو مزید اذیت دے گا وہ آپ کو کیوں اپنے ساتھ زیاتی کرنا چاہتی ہے ۔کیوں اپنی زندگی کو مزید اذیوتیں سے گزرنا چاہتی ہے۔

وہ بھی حریم اذیت میں ہو گا مجھ سے زیادہ نقصان ہوا ہے اسکا۔ وہ سمجھتا ہو گا میں اپنی زندگی میں اسے بھلا کے خوشی خوشی جی رہی ہوں۔ میں بس ایک بار اُس سے ملنا چاہتی ہوں اسے

Clubb of Quality Content!

بتانا چاہتی ہوں کے میں نے کتنا یاد کیا ہے اسے۔ پھر بیشک وہ مجھ سے کبھی بھی نہ ملے میں کبھی اُس سے شکوہ نہیں کروگی۔ ناراضگی کا پورا حق رکھتا ہے وہ۔ لیکن میں نہیں چاہتی کے وہ مجھ سے نفرت کرتا رہے۔

میں یہ بات بھائی سے نہیں کر سکتی انکو دکھ ہوگا اور میں اب اُنھیں دکھ نہیں دے سکتی۔

لیکن حریم تم یہ کر سکتی ہو تم کوشش کر سکتی ہو نہ اسے ڈھونڈنے کی۔ گلؔ نے بری اُمید ست حریم سے کہا۔

۔حریم انکار کرنا چاہتی تھی۔ انکار کر دینا ہی بہتر تھا وہ ایسے کسی کام میں نہ خود پرنا چاہتی تھی نہ گلؔ کو پڑنے دینا چاہتی تھی۔ لیکن اس وقت گلؔ کی آنکھوں میں موجود اُمید نے حریم سے انکار ہونے نہ دیا۔

میں پوری کوشش کروگی پھوپھو کے میں ڈھونڈ لون اسے۔ حریم نے پورے دل سے کہا تھا۔

وعدہ کرو حریم

میں وعدہ کرتی ہو پھوپھو کے میں آپ کو مایوس نہیں کروگی۔

لیکن آپ بھی مجھ سے وعدہ کرے پھپھو کے آپ اپنی طرف سے یہ پہلی اور آخری بار کوشش کرے گی۔ اگر اُس نے سنگدلی کا مظاہرہ کیا تو آپ کبھی پلٹ کے نہیں دیکھے گی ۔ حریم نے گلِ کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے پوچھا۔

میں وعدہ کرتی ہو حریم کے اُسکے بعد جیسا تم کہو گی ویسا ہی ہو گا۔ گلِ نے مسکراتے ہوئے کہا ۔ گلِ کو اب پورا یقین تھا حریم کچھ نہ کچھ کرلے گی کیسے کب یہ نہ تو گلِ کو پتہ تھا نہ ہی حریم کو خود کو لیکن حریم نے وعدہ کرلیا تو مطلب وہ کرلے گی ہر حال میں اور اسی چیز نے گلِ کو پر سکون کردیا تھا۔

اور گلِ کو یقین تھا کہ حریم سے کیے وعدہ کی نوبت کبھی نہیں آئے گی ایک بار وہ مل لے گی اسے تو وہ کبھی واپس نہیں جائے گا۔ کبھی نہیں گلِ کا ہاتھ جھٹکے گا۔ انسان کسی ایک معاملے میں بلائنڈ ہو جاتا ہے وہ کسی ایک چیز، واقعہ، یا انسان کو لے کر بہت سی خوش فہمیاں پال لیتا ہے۔ انسان کو لگتا ہے جیسا میں نے سوچا ہے، جیسی سنہری کہانی میں نے اپنے خیالوں میں بنائی ہے وہ پوری ہو ہی جائے گی۔ اور جب ایسا نہیں ہوتا تو انسان ٹوٹ جاتا ہے۔

اچھا چلے اب باہر چلے سب آپکا انتظار کر رہے ہیں۔ عبیر نے کب سے شور مچایا ہوا کے آپ کے ہاتھ کی کھیر کھانی ہے اور اگر آپ کچھ دیر میں مزید باہر نہیں گئ تو کھیر کا سامان اٹھا کے وہ یہاں لے ائی گی۔

نہیں مجھے میرا کمرہ براعزیز ہے اور اس جھلی لڑکی کا پتہ بھی نہیں واقعی یہ کر گزرے اسلئے باہر ہی جاتے ہے۔ گلؔ نے بیڈ سے اٹھتے ہوئے کہا۔

آفریدی ہاؤس میں سب لاؤنج میں بیٹھے باتیں کر رہے تھے۔ سب خواتین اپنے گھریلو مسئلوں کے بارے میں باتیں کر رہی تھی گلؔ اب پہلے سے کافی بہتر تھی اور سب نوجوان لوڈو کھیلنے میں مصروف تھے۔

Clubb of Quality Content!

یہ چیٹنگ ہے میں ایسے نہیں کھیلوں گا ریان کا عبیر کا ایک گوٹی کو چیٹنگ سے گیم میں واپس رکھنے سے دِماغ گھوم گیا تھا۔

ہے خبردار اگر مجھ پر جھوٹا الزام لگایا تو قسم چپ کر جاؤ چمکادڑ میں نے کوئی چیٹنگ نہیں کی سے ساری گیم خراب کر دنگی وہ بھی عبیر تھی چیٹنگ کر کے کبھی مان جائے نہ ممکن۔

ایسے کیسے تم گیم خراب کر دو گی تم دونوں کی جو بھی لڑائی ہے باہر جا کر لڑو کیونکہ تم دونوں ہی گیم سے آؤٹ ہو۔ معصومہ جو گیم جیتنے والی تھی گیم کے خراب ہو جانے کا سن کے فوراً میدان میں کھود دی کوئی اور وقت اور حالات ہوتے تو وہ ریان اور عبیر کی لڑائی کو مزے سے انجوائے کرتی لیکن ابھی جیتنے پر جو انعام تھا اس پر معصومہ کی پوری نیت خراب تھی اور جیتنے کے اتنی پاس پہنچ کر معصومہ گیم کا خراب ہونا کبھی برداشت نہیں کر سکتی تھی۔

تو پھر آپ اپنے اس بندر بھائی کو کہیے کے مجھ سے اس وقت بحث نہ کرے ورنہ میں اسکو گنجا کردنگی۔

میرا فلحل تم لوگوں سے بحث کرنے کا کوئی موڈ نہیں ہے اسلئے مجھے اپنی اس ڈارمے سے دور ہی رکھو۔

اور تم دونوں ہی گیم سے آؤٹ ہو۔ معصومہ نے دونوں کو اپنا فیصلہ سنایا۔

ایسے کیسے ہم دونوں آؤٹ ہے میں بلکل بھی ہار نہیں مان رہی اور نہ ہی میں نے کوئی چیٹنگ کی ہے اسلئے میں گیم میں ہو۔ عبیر نے ریان کے ہاتھ سے اپنی گوٹی چھینتے ہوئے کہا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

بلکل بھی نہیں گیم میں صرف میں اور معصومہ بچے ہے تم نے چیٹنگ کی ہے اسلئے تم آؤٹ ہو چکی ہو اسلئے مہربانی کرے اور سائڈ پے ہو کے بیٹھ جائے لوسرز کی یہاں پر کوئی بھی جگہ نہیں ہے۔ریان نے عبیر کا چشمہ ٹھیک کرتے ہوئی کہا۔

اور یہاں عبیر کا صبر جواب دے گیا تھا ایک تو اسے چیٹر کہا گیا۔تو کیا ہوا کے اُس نے ایک گوٹی کی ہیرا پیری کر لی تھی اسکا یہ مطلب تھوڑی ہے کے وہ چھیٹر ہے اور دوسرا اسے گیم سے باہر کر رہے ہیں۔تیسرا اور سب سے بڑھی وجہ عبیر جب اپنی جنگ لڑ رہی ہو کر مقابل اسکا چشمہ ٹھیک کر دے اور یہاں ہوتی ہے پھر عبیر حیدر کے صبر کی حد۔اور اسی صبر کے خاتمے کے بعد اب منظر کچھ یوں تھا کے عبیر پورے گھر میں ریان کے پیچھے جوتا لیے بھاگ رہی تھی۔اور ریان اپنی جان بچا رہا جو کے اسے مشکل ہی لگ رہا تھا کیونکہ عبیر کا کوئی موڈ نہیں لگ رہا تھا کے وہ ریان کو گنجا کیے بغیر چھوڑیں گی۔

ریان بھاگتا بھاگتا لاؤنج کے دروازے کے پاس پہنچا ریان کا ارادہ لاؤنج سے باہر نکل کر لون میں عبیر کو خوب بھاگنے کا تھا۔لیکن جیسے ہی ریان لاؤنج کا دروازہ کھول کے باہر جانے لگا تو دروازے کے دوسری طرف تیمور کھڑا تھا اور اسی لمحے عبیر نے ہاتھ میں پکڑا جوتا پورے زور

Clubb of Quality Content

سے ریان کی طرف پھینکا ریان تو اس حملے سی بچ گیا لیکن جوتا جا کر سیدھا تیمور کی ناک کو زخمی کر گیا تھا۔

تیمور جو سپرائز دینے کے لیے سب سے پہلے اندر آرہا تھا اتنا خوبصورت استقبال دیکھ کر حق بقا رہ گیا تھا۔کچھ دیر تو تیمور کو سمجھنے میں لگے کے اُسکے ساتھ ہوا کیا ہے لیکن جب سمجھ ائی تب تک عبیر ریان معصومہ ہس ہس کے پاگل ہو رہے تھے۔

یہ کیا حرکت ہے یہ آواز سدرہ بیگم کی تھی۔یہ آپکی بیٹھی کی حرکت ہے ریان فوراً سے بولا۔

تم بھی پورے پورے شامل تھے میرے ساتھ سرا الزام مجھ پر مت ڈالو۔۔۔عبیر اپنے دفاع میں نہ بولے نہ ممکن۔

اچھا بس کرو تم دونوں اب سدرہ بیگم نے دونوں کو چپ رہنے کا کہا ار خود تیمور کی طرف بڑھی جو ابھی تک شاک میں تھا۔

تیمور تم ٹھیک ہو سدرہ بیگم نے تیمور کو اندر آنے کو کہا تیمور کے پیچھے ہی شیرین بیگم ار شہرام بھی اندر آئے۔

Clubb of Quality Content!

کیونکہ تیمور بھاگ کے اندر آیا تھا اسلئے پہلے اندر آنے کی وجہ سے حادثے کا شکار بھی ہوا اور شہرام اور شیرین پیچھے رہ گئے تھے جسکی وجہ سے اُن دونوں کو معاملے کا نہیں پتا تھا۔اور اسی وجہ سے شیرین نے تیمور سے پوچھا۔ کیا ہوا تیمور یوں ناک کیوں پکڑ کر بیٹھے ہو۔اور یہاں سے سوال پوچھا گیا وہاں سے عبیر کا قہقہ ایک بر پھر اُبرا۔

ایک تو تیمور کو وہ سوال اپنے زخم پر نمک لگا تھا اور رہی سہی قصر عبیر کے قہقے نے پوری کر دی تھی۔

ارے آنٹی آپ ٹینشن نہ لے یہ تو ڈاکٹر ہے یہ خود کا خود ہی علاج کر لے گے۔ عبیر نے شیرین سے کہا۔

ہاں ممی کچھ نہیں ہوا بس آفریدی ہاؤس میں آج ہوائی مخلوق کی موجودگی کا بورڈ لگانا بھول گئے تھے ماموں لوگ۔ تیمور نے بھرپور طنز کیا تھا اور جیسے کیا تھا وہ خوب سمجھ بھی گئی تھی

آنٹی آپکو پتہ ہے آفریدی ہاؤس ایسا ہے ہی اتنا پیارا کے اسکو دیکھ کے لوگوں کو حسرت ہونے لگتی ہے کے کاش ہمارے پاس بھی ایسا عالیشان گھر ہو۔اور کچھ لوگ تو ایسے ہوتے ہیں کے وہ آفریدی ہاؤس کو اپنا گھر ہی سمجھ لیتے ہیں اور آتے جاتے کو کہتے ہیں کے یہ میرا گھر ہے۔اب

آپ خود بتایئے آنٹی کے یہ کتنی زیاتی کی بات ہے کے کوئی بھی منہ اٹھا کے یہاں کا مالک بن جائے اسلئے یہاں پر کچھ ہوائی مخلوق ہے جو اُن لوگوں کو خواب سے جگانے کے لیے یہ جوتے کا نشانہ سیدھا ناک پے رکھتی ہے۔ عبیر نے بارے ہی مودبانہ طریقے سے تیمور کو چپ کروا دیا تھا۔ تیمور بلکل لاجواب ہو گیا تھا کچھ بولنے کو بچا ہی نہیں تھا اور بولتا بھی کیا اور اگر بول دیتا تو اپنی دوبارہ سے بذاتی کروانے والی بات تھی اسلئے تیمور نے چپ رہنے میں ہی عافیت جانی۔

شیرین بیگم نے ساری بات گلِ کو بتائی کے ضیاء صاحب ابھی اس رشتہِ کے حق میں نہیں ہے۔ شیرین بھائی صاحب کی بات بھی بلکل دُرست ہے ابھی واقعی یہ کافی جلدی ہے ابھی دن ہی کتنے ہوئے ہے تم لوگوں کو واپس آئے اور پچھلی بار جو ہوا اُس سے بچنے کے لیے یہ بہتر ہے کے اس بار بچے پہلے تھوڑا ایک دوسرے کو جان لے اور سوچ سمجھ کے فیصلہ کرے نہ کے ہم لوگ اُن پر اپنے فیصلہ مسلط کرے۔

لیکن گل مجھے ڈر ہے کے بھائ حریم کا رشتا کی اور نہ کر دے۔ شیرین بیگم نے اپنا خدشہ ظاہر کیا

۔

ایسا کچھ نہیں ہو گا شیرین اللہ سے اچھے کی اُمید رکھو ہاں پچھلے چند سالوں میں ایک سے ایک رشتا آیا ہے حریم کے لیے بھائی صاحب نے اگر ہاں کرنی ہوتی تو اُن میں سے کسی ایک کے لیے کر دیتے۔ بھائی حریم کی مرضی کے بغیر کچھ بھی نہیں کریں گے۔

اور حریم کا فیصلہ شہرام کے حق میں آئے گا انشءاللہ

ہاں مجھے بھی لگتا ہے کے حریم میرے بیٹے کے حق میں ہی فیصلہ دے گی شیرین کا دل اب کافی حد تک مطمئین تھا۔

Clubb of Quality Content

شہرام باہر لون میں بیٹھا سیگریٹ پی رہا تھا۔

معصومہ جو شہرام کو ڈھونڈتے ڈھونڈتے باہر آگئی تھی شہرام کے ہاتھ میں سیگریٹ دیکھ کر حیران ہوئی۔ یہ شوق کب سے ہے آپکو؟ معصومہ نے شہرام کے سامنے والی کرسی پر بیٹھتے ہوئے پوچھا۔

چار پانچ سال سے ہے۔ شہرام نے جواب دیا۔

معصومہ جو سمجھ رہی تھی کے وہ چُپ کے شاید سیگریٹ پی رہا ہے اور اُسکے پوچھنے پر فوراً بجا دے گا تو یہ معصومہ کی غلط فہمی تھی ایسا کچھ نہیں ہوا تھا۔ شہرام ابھی بھی اطمینان سے اپنا شوق پورا کر رہا تھا۔

پھوپھو اور ضیاء انکل کو پتہ ہے آپکے اس شوق کے متعلق یا نہیں۔ معصومہ نے ایک بار پھر پوچھا۔

ظاہر ہے پتہ ہے۔ شہرام نے دوبارہ اطمینان سے پوچھا۔

ناول کلب Clubb of Quality Content

حیرت ہے انکو پتہ ہونے کے باوجود آپ اپنا یہ شوق جاری رکھے ہوئے ہے۔

بس ٹیلنٹ سمجھ لو ایسے بھی ایک قسم کا۔ شہرام نے شرارت سے کہا

اچھا یہ چھوڑ آپ بتایئے کہا غائب تھے اتنے دنوں سے۔ نہ کوئی اتا نہ کوئی پتہ اتنی بھی کیا مصروفیات معصومہ نے شہرام سے شکوہ کرتے ہوئے کہا۔

یار بس جب سے آفس جوائن کیا ہے تب سے کسی بھی چیز کا وقت نہیں ملتا۔ شہرام ابھی بول ہی رہا تھا کے بیچ میں پیچھے سے آتے تیمور کی آواز آئی۔

ہاں انکے بزنس نے تو انکی شادی کی خواہش کا بھی گلا گھوٹ دیا ہے۔

شہرام نے تیمور کی بات کو سراسر نظرانداز کیا۔ لیکن معصومہ شہرام کی شادی کا سن کے کچھ حیران ہائی۔

شادی کس کی شادی؟ معصومہ نے پوچھا

بھائی کی شادی اور کس کی شادی۔ تیمور نے جواب دیا۔

اور کس سے شادی معصومہ نے اب کی بار کچھ اُمید سے پوچھا کے پوچھا۔ ارے بھائی آپ نے اپنی دوست کو نہیں بتایا مجھے تو لگا تھا ان سے دوستی ہی تب کی گئی ہے روابط میں آسانی ہو لیکن یہ تو مجھ سی زیادہ انجان نظر آرہی ہے۔ تیمور کیا بول رہا تھا معصومہ کو کچھ سمجھ نہیں آرہی تھی ۔شہرام کی شادی کا سن کر معصومہ کا دل ڈوبا تھا۔اور معصومہ کو اپنے دل کی حالت بھی سمجھ نہیں آرہی تھی کے وہ ایسا کیوں محسوس کررہی ہے۔

معصومہ، معصومہ حریم نے آواز لگائی تو پہلی آواز پے تو معصومہ اپنے خیالوں میں کھوئی ہوئی تھی لیکن جیسے ہی حریم کی آواز کچھ قریب سے سنائی دینے لگی تو معصومہ اپنے خیال سے باہر ائی سامنے سے آتی حریم کو دیکھا۔ ابھی معصومہ حریم کو کوئی جواب دیتی معصومہ کی نظر شہرام

پر پڑی شہرام جلدی میں اپنا سیگریٹ بجا رہا تھا۔اور منہ میں بابل ڈھال رہا تھا۔ معصومہ نے نوٹس کیا کے شہرام نے نیا سیگریٹ جلایا تھا جو کے ابھی آدھے سے زیادہ بچا ہوا تھا لیکن پھر بھی شہرام نے بجا دیا لیکن کیوں۔ کیا حریم کی وجہ سے ؟لیکن پھر معصومہ نے اپنے خیال کو جھٹکا کے ایسا نہیں ہو سکتا۔

کہا گم ہو معصومہ کب سے

آوازیں دے رہی میں تمھیں۔ حریم نے معصومہ کے پاس آتے ہوئے کہا۔

کئ بھی نہیں گم یہی ہوں۔ کیا ہوا کیوں بھلا رہی تھی آپ۔ معصومہ نے حریم سے پوچھا۔

کچھ نہیں چاچی بھلا رہی ہے اندر جاؤ سن لو انکی بات لیٹ جاؤ گی تو پھر سے غصّہ کرے گی چاچی

۔

اچھا میں بات سن کے آتی ہو۔ معصومہ کو حسینہ بیگم کے غصّہ کرنے کے خیال نے فلحال سب بھلا دیا تھا معصومہ بھاگ کے اندر کی طرف گئ۔

حریم بھی واپس جانے لگی کے شہرام کی آواز پے رُک گئ۔ کہا جا رہی ہو؟ شہرام نے حریم کو واپس جانے کے لیے مرتے دکھا تو فوراً سے پوچھ بیٹھا۔

اندر حریم نے اندر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

تھوڑی دیر یہاں بھی تو بیٹھ سکتی ہے آپ، اصل میں میں شدید اکیلا پن محسوس کر رہا ہو تو میں چاہتا ہوں کے کوئی مجھے کمپنی دے اگر تمہارے پاس ٹائم ہے تو یہ کام تم ہی انجام کر دو ثواب ہو گا۔ شہرام نے حریم کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا۔

تیمور ہے نہ آپکو کمپنی دینے کے لیے اصل میں مجھے اسائنمنٹ کرنا ہے اس وجہ سے میں تھوڑی مصروف ہو۔ حریم نے کہا

حریم کے جواب سے شہرام کو برا لگا تھا وہ حریم سے باتیں کرنا چاہتا تھا حریم کو جاننا چاہتا تھا لیکن حریم شہرام کو ایسا کوئی موقع فراہم نہیں کر رہی تھی جو دونوں کے درمیان موجود سرد دیوار کو گرانے میں مدد کر سکے۔

ارے نہیں میں تو بلکل بھی کمپنی نہیں دے سکتا میں تو کافی مصروف ہو میں جا رہا ہوں اندر تیمور فوراً سے اندر بھاگ گیا تھا بغیر جواب سنے۔ شہرام کو تیمور کبھی اتنا اچھا نہیں لگا تھا آج سے پہلے جیتنے اس لمحے لگ رہا تھا۔

حریم مرتی کیا نہ کرتی اسکو مجبوراً شہرام کے ساتھ بیٹھنا پڑھا۔

شہرام بولتا جارہا تھااور حریم اُنکے مختصر سے جواب دے رہی تھی۔ایسے ہی کافی وقت گزر گیا حریم اب اٹھ جانا چاہتی تھی شہرام نے شاہد ہی ایسا کوئی ٹاپک چھوڑا ہو جس پر اسنے بات نہ کی ہو اور حریم کو بھی شہرام سے باتیں کرنے میں بہت اچھا لگا تھا لیکن حریم کو گلِ کا کام کرنا تھا اور وہ اسی میں مصروف تھی کے حسینہ بیگم نے اسے معصومہ کو بلانے بھج دیا پھر اسے شہرام سے باتیں کرتے ہوئے ایک گھنٹہ گزر گیااور اب حریم بے چین ہو رہی تھی کے فوراً وہ کمرے میں جائے اور اپنا کام کرسکے۔

حریم مزید اب وہاں بیٹھ نہیں سکتی تھی اسلئے شہرام سے معزرت کرتے ہوئے اٹھ کے اندر چلی گئی۔ حریم نے اپنی ایک دوست کو کسی کا پتہ کروانے کا بولا تھا۔اور اس لڑکی نے کچھ ٹائم میں فون کرنا تھااور حریم کا فون کمرے میں تھااور حریم بس وہاں بھاگ جانا چاہتی تھی لیکن ایسے وہ شہرام کو فوراً سے چھوڑ کے نہیں جاسکتی تھی حریم روڈ نہیں ہونا چاہتی تھی لیکن پچھلا ایک گھنٹہ حریم نے کشمکش میں گزارا تھا حریم اب مزید نہیں رُک سکتی تھی اسلئے شہرام کی پروا کیے بغیر معزرت کرتے ہوئے چلی گئی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

حریم کمرے میں آئی تو حریم نے اپنا فون چیک کیا تو 15 مسڈ کالز تھی۔ حریم نے فوراً سے کال کی دوسری طرف سے تیسری بیل پے اٹھالیا گیا تھا۔

ہیلو علینا۔ حریم نے کچھ بے چینی سے کہا۔

اچھا پتہ چلا۔ کوئی ایڈریس کوئی کانٹیکٹ۔۔۔ حریم نے پوچھا۔

کچھ زیادہ نہیں پتہ چلا حریم صرف اتنا ہی پتہ چلا کہ وہ انسان کافی پرائیویٹ ہے کسی سوشل ہینڈل پر بھی اُسکی کوئی پبلک اکاؤنٹ نہیں ہے اور نہ ہی کوئی بزنس میں اسکا کوئی دوست ہے جو ہمارے کام آسکے ہاں اُسکی کوئی کمپنی ہے پاکستان میں کوئی لیکن وہ وہاں کام نہیں کرتا نہ ہے کبھی وہاں گیا ہے۔ اُسکے علاوہ ایڈریس میں اسلام آباد میں اسکا کوئی اپارٹمنٹ ہے اور وہاں بھی وہ ہوگا یا نہیں اسکی کوئی گارنٹی نہیں ہی۔ علینا کی پوری بات سن کے حریم کو مایوسی ہوئی تھی۔

علینا کچھ تو پتہ چلا ہوگا کوئی ایسی بات جس سی ہم اُس تک پہنچ جائے۔ کوئی تو کلو ہوگا نہ حریم نے ایک بار پھر کسی آس کے تحت پوچھا۔

حریم یقین کرو نے خود حیران ہو میں جیتنے اُسکے بارے میں پتہ کروانے کی کوشش کی مجھے صرف اُسکے نام اُسکے باپ کے نام اور اُسکے مزاج کے علاوہ کوئی مزید بات نہیں پتہ چلی اور میں خود حیران ہم کے کوئی انسان اتنا بھی پرائیویٹ کیسے ہو سکتا ہے۔اتنا بھی کیا سکرٹ زندگی گزارنا۔

علینا بعض اوقات انسان نے اتنا کچھ دیکھ لیا ہوتا ہے اسکو مزید دیکھنے کی چا نہیں رہتی اور پھر ہم کون ہوتے ہے کسی کی زندگی پر کمنٹ کرنے والے کے وہ کیسی زندگی گزار رہا ہے کیا پتہ وہ گمنامی میں ہم سے بہتر ہو اسے منظرِ عام پے رہنا پسند نہ ہو۔اور جتنا میں اسے جانتی اور یا کتنا اُسکے بارے میں سنا ہے وہ خاصا خود پسند ہے اسے دنیا اور اس میں رہتے لوگوں سے کوئی خاص فرق نہیں پڑتا۔

کتنا خوش نصیب ہے وہ کے اسے اس دنیا اور اس میں رہتے لوگوں سے فرق نہیں پڑتا۔علینا میں ستائشی سے کہا

چلو ٹھیک ہے علینا تمہارا بہت شکریہ لیکن اگر تمھیں کوئی مزید بات پتہ چلی تو مجھے ضرور بتانا ۔۔ حریم نے فون بند کرتے ہوئے کہا۔

Clubb of Quality Content

اب میں کہاں ڈھونڈھوں اور اگر نہ ڈھونڈ سکی تو گل بی کو کیا جواب دونگی انکو کتنی آس تھی کتنا مان تھا کے میں اُنکے کام آسکتی ہوں

حریم نے کافی دیر سوچا لیکن کچھ سمجھ نہیں آرہی تھی۔ وہ نہ تو یہ بات مجتبٰی کے ساتھ کر سکتی تھی نہ کسی اور اگر وہ یہ بات کسی سے کرتی تو بہت ساری چیزیں بہت سارے لوگوں کے سامنے آتی۔ جو باتیں خود حریم کو کسی کمزور لمحے کی وجہ سے پتہ چلی تھی وہ یہ سب باتیں مر کے بھی کسی کو نہ بتاتی۔ اُسّے جو کرنا ہے اکیلے کرنا ہے۔۔۔۔

ایک دفعہ مل جاؤ ایک بار آجاؤ سامنے بیشک پھر ساری زندگی کے لیے غائب ہو جانا۔ حریم نے سوچ اور کمرے سے باہر کی طرف بڑھ گئی۔

تیمور لاؤنج میں بیٹھا تھا کے تیمور کے فون پر کال آنے لگی اور تیمور کال کرنے والے کا نام دیکھ کے مسکرایا تھا لیکن وہ یہ کال سب کے سامنے نہیں سن سکتا تھا باہر لون میں شہرام تھا۔

تیمور نے فون اٹھایا اور اوپر کی طرف بڑھ گیا۔ تیمور نے بالکنی کا دروازہ کھلا دیکھا تو اُسی طرف بڑھ گیا۔

ہیلو۔۔ کیسی ہو۔۔۔۔ دل کشی سے پوچھا گیا یا بالکنی کے ایک کھونے میں کھڑی عبیر کو ایسا ہی محسوس ہوا۔ تیمور جو اپنے خیال میں یہ سمجھ رہا تھا کے یہاں کوئی نہیں موجود اسنے ایک کھونے میں بیٹھی عبیر کو دیکھا ہی نہیں تھا عبیر جو یہاں سے جانے کا ارادہ رکھتی کیونکہ پہلے ہی ریان نے اسکا بہت دِماغ خراب کر دیا تھا اور اب وہ کم از کم تیمور کے منہ نہیں لگانا چاہتی تھی۔ لیکن تیمور کا فون پے اتنا مسکرا کر بات کرنا کر خاص کر کسی لڑکی سے بات کرنا عبیر کو وہاں رکھنے پے مجبور کر گیا تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

اللہ میاں مجھے پتہ ہے کسی کی باتیں سننا بری بات ہے پر میں اب کیا کرو یہ تو خود یہاں آکر باتیں کرنے لگے ہے اب میں اپنے کان تو نہیں نہ بند کر سکتی۔ عبیر نے آسمان کی طرف دیکھتے ہوئے کہا گویا اپنے عمل کی وضاحت دی تھی۔اور اُسکے بعد تیمور نے جو جو باتیں کی انکو دِماغ میں حفظ کرنے لگی۔ دشمن کے ہر عمل پر نظر رکھنی چاہئے کبھی بھی اُنھیں کمزور کرنے کے لیے کام آسکتی ہیں۔

نہیں میں جلدی آجاؤ گا میں بھی بہت مس کر رہا ہوں۔ میرا تو یہاں بلکل بھی دل لگ رہا بس ذرا موم کی ٹینشن ہے اجّ کل انکا موڈ ویسے بھی خراب رہتا ہے۔ اور اگر میں نے اس ٹائم ایسی کوئی بات کر دی تو ممکن ہے وہ بہت سخت ناراض ہو نگی اور میں اُنھیں ناراض کر کے واپس نہیں آسکتا اسلئے میں بس کسی ٹھیک موقع کے انتظار میں جب میں اُن سے بات کرو۔

تو وہ موم کے لیے سب سے بڑھی خوشی کی ہاں میں نے سوچا تھا اگر بھائی کی شادی کا کچھ بنتا بات ہو گی یوں اُس موقع پر اپنی بات کر وگا لیکن فلحال بھائی کی شادی بھی مجھے نہیں ہوتی وی نظر نہیں آرہی۔

ہاں تم پریشان مت ہو میں ہوں نہ میں سنبھال لو نگا۔

اور مقابل نے کچھ ایسا کہا کے تیمور کا قہقہ بے ساختہ تھا۔

کتنے میسنے ہے یہ یہاں ہمارے سامنے تو ہر وقت ایسی شکل بنا کے گھومتے ہے کے ان سے سنجیدہ تو ہے ہی نہیں کوئی اور اب کیسے قہقے لگ رہے ہیں۔ اللہ بچائے ایسے دوغلے لوگوں سے عبیر نے دل میں سوچا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

تیمور نے کچھ دیر مزید بات کی اور کال بند کر کے جانے لگا۔ تیمور ابھی دروازے تک ہی پہنچا تھا کے عبیر کو لگا تیمور چلا گیا اسلئے فوراً سے کرسی اپنے سامنے سی ہٹا کے باہر ائی اور کرسی کے ہٹانے کی آواز سے تیمور نے پیچھے مڑ کے دیکھا۔

اور تیمور حیران رہ گیا۔

تم یہاں پر کیا کر رہی ہوں ؟ تیمور ایک جھٹکے میں آگے بڑھا اور عبیر کو بازوں سے زور سے پکڑا۔

جواب دو کیا کر رہی ہو یہاں ؟ ذرا بھی تمیز ہے تم میں کے ایسے کسی کی باتیں نہیں سنتے۔ تیمور کو ایک دم عبیر کو وہاں دیکھ کر غصّہ آگیا تھا اور وہ غصے میں یہ تک نہیں سوچ سکا کے عبیر اُسکے سامنے بالکونی میں نہیں ائی مطلب وہ یہاں پہلے سے موجود تھی۔

تیمور کی پکڑ عبیر کی بازوں پر بہت سخت تھی کے عبیر کی آنکھیں میں پانی آگیا تھا۔

اب کیوں بولوں گی تم غلطی جو پکڑی گئی ہے تمہاری۔ تیمور نے ایک بار پھر غصے میں کہا۔

عبیر کی برداشت یہی تک تھی عبیر نے اپنا پورا زور لگا کے تیمور کے ہاتھ اپنے بازو سے ایک جھٹکے سے ہٹائے۔

میری تمیز اور بتمیزی پے بعد میں آتے ہیں پہلے ذرا آپکے شرافت پر غور و فکر کرتے ہے۔

پہلی بات یہ کے آپکو کسی نے تمیز نہیں سکھائی کے کسی کے اتنی قریب کھڑے نہیں ہوتے کے آپ اُسکی پرسنل اسپز میں خلل ڈھال رہے ہیں۔دوسری بات آپ کو کسی نے تمیز نہیں سکھائی کے کسی لڑکی کی اجازت کے بغیر اسکو ہاتھ نہیں لگتے۔عبیر نے تیمور کے کچھ قریب ہوتے آنکھوں میں آنکھیں ڈالتے ہوئے کہا۔اور آخر پے تھوڑی سی اپنی عقل کا استعمال کر لیتے آپ تو ذرا افاقہ ہوتا۔

جس وقت آپ بالکنی میں آئے اپنے مجھے اندر آتے ہوئے دیکھا؟ عبیر نے سوال کیا۔

بولے اب چپ کیوں ہیں۔ہاں اب کیوں بولے گے آپ۔عبیر نے بھرپور تیمور کے الفاظ تیمور کو لوٹائے تھے۔

نہیں دیکھا نہ تو اسکا کیا مطلب ہوا کے میں یہاں آپ سے پہلے موجود تھی۔اور اگر آپ کی اتنی ہی کوئی پرائیویٹ باتیں تھی جو کوئی دوسرا نہ سنے تو آپ کو خیال کرنا چاہیئے۔عبیر نے اپنی بات مکمل کی اور پیچھے ہو کے کھڑی ہوئی۔

اور یہ اجّ آپکی میں پہلی اور آخری غلطی سمجھ کے معاف کر رہی ہوں۔ لیکن آئندہ کے بعد اگر آپ نے بغیر کسی حق سے مجھ سے اس انداز سے بات کرنے کی کوشش بھی کی اور مجھے بغیر میری اجازت کے ہاتھ لگایا تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا۔اجّ میں نے آپکو منہ سی سمجھایا ہے اگلی بار میرا بھائی آپکو اپنے انداز سے سمجھائے گا کیونکہ وہ کیا ہے نہ میں پورے گھر کی لاڈلی ہوں۔ تو ذرا خیال کیجئے گا میرے لاڈ میں آپ واپس یو کے ٹوٹی ٹانگوں ساتھ واپس نہ جائے ۔عبیر نے یہ کہااور بالکنی سے باہر کی طرف بڑھ گئی۔

عبیر کی جانے کے بعد تیمور اپنے ٹرانس سے باہر آیا۔ وہ چھوٹی سی لڑکی تیمور جیسے انسان کو لا جواب کر گئی تھیں۔ تیمور نے بالکنی کے دروازے کو دیکھا جہاں سے وہ باہر گئی تھی۔

تیمور کچھ دیر وہی کھڑا رہا عبیر کی باتیں تیمور کے ذہن سے نہیں نکل رہی تھی۔ وہ تو اُسّے لا اُبالی سی لڑکی سمجھتا تھا جیسے شراتوں کے سوا کوئی دوسرا کام نہیں تھا لیکن یہ کونسی عبیر حیدر تھی۔۔

دلچسپ۔۔ تیمور کے لب ہلے اور بالکنی سے باہر نکلا۔

عبیر تیمور والے معاملے کے بعد رکی نہیں تھی چلی گئی تھی سدرہ بیگم نے بہت روکا عبیر کو کے ایسے مت جاؤ مجتبٰی کا انتظار کر لو لیکن عبیر نے سدرہ بیگم کو مطمئین کر لیا تھا کے وہ ڈرائیور کے ساتھ چلی جائے گی اور پھر عبیر چلی گئی۔

شیرین بیگم اور تیمور بھی کھانا کھانے کے بعد چلے گئے تھے۔اور شہرام اچانک غائب ہو گیا تھا باہر لون میں حریم سے باتیں کرنے کے بعد حریم کے اندر چلے جانے کے بعد شہرام کو کسی نے نہیں دیکھا اسکا مطلب تھا کے وہ پہلے ہی جا چکا ہے۔

پہلے تو کافی دیر تک کسی نے شہرام کی غیر موجودگی کو محسوس نہیں کیا کیونکہ شہرام زیادہ تر لون میں ہی بیٹھتا تھا تو سب نے سمجھا وہی ہو گا لیکن جب معصومہ دوبارہ باہر گئی تو شہرام نہیں تھا معصومہ کے دل کو کچھ ہوا وہ نہیں جانتی تھی کیوں شہرام کو وہاں نہ پا کر اُسے برا لگا تھا اور اُسکے بعد سے معصومہ اپنے کمرے میں تھی۔

ابھی بھی معصومہ بیڈ پے لیٹی اپنی کیفیت سمجھنے کی کوشش کر رہی تھی۔

معصومہ کو شام سے ایک بات تنگ کر رہی تھی وہ تھی شہرام کی شادی۔ کیسے ہو سکتی ہے شہرام کی شادی۔ ہاں ہو سکتی ہے پر اتنی جلدی؟۔ معصومہ باتیں کر رہی تھی خود سے بغیر آواز کے باتیں اور یہ باتیں کتنی ظالم ہوتی ہے جانتے ہو؟

یہ بھی تو ہو سکتا ہے تیمور مذاق کر رہا ہو۔ پر تیمور کی نیچر ایسی نہیں ہے کے وہ ایسی باتیں مذاق میں کرے۔ لیکن وہ اپنے بھائی سے تو مذاق کر سکتا ہے نہ۔ ایسی لاتعداد سوچیں تھی جو معصومہ کو جگائے ہوئی تھی۔

معصومہ کو خود نہیں پتہ تھا اُسکے ساتھ کیا ہو رہا ہے۔ وہ تو اپنی اس کیفیت کو کوئی نام بھی نہیں دے پا رہی تھی۔ شہرام اسکا کزن ہے اچھا دوست ہے معصومہ بھی یہی سمجھتی تھی پھر وہ شہرام کی شادی کا سن کے عجیب سا محسوس کیوں کر رہی تھی۔ دوست تو اپنے دوستوں کی شادی کا سن کر عموماً خوش ہوتے ہیں تو معصومہ کو وہ خوشی کیوں محسوس نہیں ہو رہی معصومہ کو کیوں اپنے سینے پے بوجھ محسوس ہو رہا تھا؟ کیوں معصومہ لون میں شہرام کے موجود نہ ہونے پڑ اُداس ہو گئی تھی؟

معصومہ کے پاس تو ان سب کا کوئی جواب نہیں تھا بس لاتعداد سوچیں تھی جن کا جواب شاید ایک ہی تھا لیکن ابھی معصومہ کی سوچ سے پرے تھا۔ یا پھر سوچ میں تھا بس نظرانداز کیا جارہا تھا۔

تین دن گزر چکے تھے اور حریم مسلسل اُس انسان کی کھوج میں تھی جو زندہ تو تھا اور اسی دنیا میں بھی رہتا ہے لیکن پھر بھی کوئی بھی اُسکے متعلق کچھ نہیں جانتا۔ حریم اب جھنجلا گئی تھی اس نے سوچ لیا تھا وہ اب مزید اس انسان پے اپنا وقت نہیں ضائع کرے گی۔ لیکن پھر وہ سوچ ہی سکی تھی کیونکہ 2 دن پہلے ہی گلِ نے حریم سے اس متعلق پوچھا تھا اور حریم نے بولا کے میں کوشش کررہی ہوں۔ اور حریم کو حیرت ہوئی تھی کے وہ یہ کیوں نہیں کہہ سکی کے وہ نہیں ڈھونڈنا چاہتی اُسّے جو ملنا نہیں چاہتا۔ حریم گلِ بی کا دل نہیں توڑ سکتی نہیں۔ شاید انسان ایسا ہی ہوتا ہے وہ اپنوں کے لیے اپنی عادت کے خلاف بھی چلا جاتا ہے۔ بہت سی ایسے کام کر گزرتا ہے جو وہ نہیں کرنا چاہتا کیونکہ وہ اپنوں کا مان نہیں ٹورنا چاہتا

اسی لیے حریم واپس سے کوشش کر رہی تھی اور ہر بار ناکام ہو رہی تھی۔

حریم اپنے کمرے میں چکر کاٹ رہی تھی اس مسئلے کا حال تلاش کرنے کی کوشش اور پھر حریم کو ایک حال نظر آیا پتہ نہیں اس بار بھی کامیاب ہوتی یہ نہیں لیکن کوشش تو کے جاسکتی تھی نہ اور پھر کوشش کرنے والوں کی ہار نہیں ہوتی۔

شہرام اپنے آفس میں تھا اور شہرام کی سوچیں آفریدی ہاؤس میں تھی۔یا یوں کہہ لیں کے شہرام کی سوچیں حریم کی طرف تھی۔

شہرام حریم کے کل والے رویئے پے حیران تھا وہ سوچ رہا تھا کے شاید اُسکے اور حریم کے درمیان میں سب ٹھیک ہو گیا ہے۔اب کم از کم حریم اور وہ پہلے کی طرح دوستوں کی طرح رہ سکتے ہیں لیکن کل حریم کی بے چینی شہرام نے خوب محسوس کی تھی۔اور وہ بے چینی اب شہرام کو بے چین کر رہی تھی۔اور رہی سہی کسر تیمور کی بتاؤں نے پوری کر دی تھیں۔

ناولز کلب
Clubb for Quality Content!

شہرام کے دِماغ میں تیمور کی باتیں گردش کر رہی تھیں تھی کے اگر واقعی حریم کو کوئی اور پسند آگیا یا ماموں کو حریم کے لیے کوئی پسند آگیا تو۔اور یہ سب سوچ ہی شہرام کو پریشان کر رہی تھی۔

نہیں ایسا نہیں ہونے دونگا آج ہی میں ممی سے بات کرتا ہوں۔کے بابا سے بات کرے اور جلد سے جلد وہ ماموں سے بات کرے۔تاکے ماموں کو بھی پتہ ہو کے حریم کس کی ہے اور وہ کسی اور کے بارے میں ایسا سوچیں بھی نہ۔ہاں یہی سہی ہے شہرام اب کچھ پر سکون تھا۔ورنہ کل سے پریشان اُس نے اب تک پتہ نہیں کتنی بار اس بارے سوچا تھا اور ساتھ ساتھ اپنا سیگریٹ کا شوق بھی پورا کیا تھا۔ابی بھی ہاتھ میں پکڑی سیگریٹ پر شہرام کی نظر پڑی تو ایک دم شہرام کو حریم کی یاد ائی۔شہرام کو اتنی تو سمجھ آگئ تھی کے حریم کو یہ نہیں پسند۔اور ابھی حریم کی یاد اور حریم کی سیگریٹ سے نہ پسندیدگی ہی شاید وجہ تھی کے شہرام نے سیگریٹ بجا دی تھی۔

حسینہ بیگم معصومہ کے کمرے گئی جو ابھی تک نیچے نہیں ائی تھی دن کا 1 بج رہا تھا گئی تو حسینہ بیگم معصومہ کی کلاس لینے تھی۔ لیکن جیسے ہی معصومہ کے پاس گئی وہ گہری نیند میں سو رہی تھی حسینہ بیگم نے آواز دی لیکن معصومہ ٹس سے مس نہیں ہوئی حسینہ بیگم نے معصومہ کو ہلانے کے لیے ہاتھ آگے بڑھایا اور حسینہ بیگم حیران رہ گئی معصومہ کو تیز بخار تھا۔ بے حد تیز ۔

اوہ میرے خُدایا رات تک تو ٹھیک تھیں اب اتنا تیز بخار حسینہ بیگم کے ہاتھ پاؤں پول گئے تھے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

حسینہ نے جلدی سے حریم کو بلایا حریم کو کمرہ سیکنڈ فلور پے ہونے کی وجہ سے حسینہ سب سے پہلے اُسکے کمرے کی طرف گئی۔

حریم معصومہ کا سن کے بھاگتے ہوئے ائی۔

چاچی آپ پریشان نہ ہو ہم ڈاکٹر کے پاس لے کے جاتے ہیں سب ٹھیک ہو جائے گا آپ پلیز ماما کو بتائیے اور پھر چلتے ہے میں تب تک معصومہ کو ہوش میں لانے کی کوشش آتی ہوں

۔حریم کی بات پے عمل کرتے ہوئے حسینہ نیچے سدرہ اور گلؔ کو بتانے گئی اور اگلے 5 منٹ میں سب معصومہ کے کمرے میں موجود تھے۔

حریم تم معصومہ کو لے کر ہسپتال جاؤ انشاءاللہ ٹھیک ہو جائے گی میری بچی۔ گلؔ نے حریم سے کہا سدرہ

حسینہ کو چپ کروا رہی تھی۔

جی پھوپھو پر اس وقت گھر پر کوئی نہیں ہے میں کس کے ساتھ لے کر جاؤ۔ حریم نے کہا ذاکر اور شیراز صاحب آفس تھے ریان کالج اور ڈرائیور پچھلے 3 دنوں سے کو چھٹی پر تھا۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

میں مجتبٰی کو فون کرتی ہو وہ آتا ہے تو اُسکے ساتھ لے کر جاتی ہیں۔ حریم نے اپنا فون اٹھایا۔

حریم وہ بیچارہ اتنی دور سے آئے گا اور مجتبٰی کو آتے وقت لگ جانا ہے تیمور یا شہرام میں سے کسی کو فون کر لو آفریدی ہاؤس انکو قریب پڑتا ہے جلدی آجائے گے وہ۔ حریم نے گلؔ کی بات پے عمل کرتے ہوئے شہرام کو فون کیا۔

السلامُ علیکم۔ حریم نے دوسری طرف سے فون اٹھائے جائے پر کہا۔

میں حریم بات کر رہی ہوں۔۔۔ سلام کے جواب کے بعد حریم نے کہا۔

آپ کو اپنے تعارف کی ضرورت نہیں ہے۔ شہرام نے کہا۔

اصل میں اگر آپ مصروف نہیں ہے تو کیا آپ آفریدی ہاؤس آ سکتے ہیں۔ وہ معصومہ کی طبیعت خراب ہے اور گھر پر کوئی نہیں ہے تو میں نے سوچا آپ سے پوچھوا گر آپ آ سکتے ہیں تو بہت آسانی ہو جائے گی۔ حریم نے ایک ہی سانس میں اپنی رکھ دی تھی۔

شہرام نے یہ بات محسوس کی تھی حریم جو ہر بات ٹھہر ٹھہر کے کرتی تھی وہ ایک ہی سانس میں بول رہی ہے اور شہرام سمجھ رہا تھا وہ پریشان ہے۔

ناولز کلب Clubb of Quality Content

میں دس منٹ میں آتا ہوں۔ شہرام نے کہا

شکریہ میں انتظار کر رہی ہوں۔ حریم نے کہا اس سے پہلے حریم فون بند کرتی شہرام کی آواز آئی اور پلیز پریشان مت ہو۔ میں دس منٹ میں آتا ہوں اُسکے بعد ہم معصومہ کو ہسپتال لے کر جائے گے اور وہ بلکل ٹھیک ہو جائے گی اسلئے پلیز ٹینشن نہیں لینا صرف دس منٹ اور میں وہاں ہوں گا۔ شہرام اپنی گاڑی کی چابیاں اٹھا کے اپنے آفس سے باہر کی طرف بڑھ رہا تھا

ساتھ ساتھ حریم سے بات کر رہا تھا۔ پھر کال بند ہو گئی۔اور شہرام اپنے وعدے کے مطابق 10 منٹ میں آفریدی ہاؤس میں موجود تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

مزید بہترین ناول/افسانے/آرٹیکل/مختصر کہانیاں اور معیاری شاعری پڑھنے کے لئے نیچے دیئے گئے لنک پر کلک کریں۔

شکریہ!

www.novelsclubb.com

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول،افسانہ،شاعری،ناولٹ،کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک،انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP: